لطائفِ ادبیہ

دعوت و پیغام

حضرت ساغر نظامی

اے حیرتِ حسنِ نظر سوز اِدھر دیکھ — غمّاز ہے وارفتگیِ چشم و نظر دیکھ

کس دن کے لئے ہے یہ ترا ذوقِ نظر دیکھ — خود جلوہ سراپائے تقاضہ ہے اِدھر دیکھ

اُٹھنے کو ہے محفل میں قیامت کی نظر دیکھ — کچھ دیر میں کارِ جہاں زیر و زبر دیکھ

کچھ موت نہیں منزلِ انجامِ سفر دیکھ — عقبیٰ بھی ہے دُنیا کی طرح راہگزر دیکھ

مرنا تو کجا عشق میں آساں نہیں جینا — حسرت ہے تجھے دل کو تو یہ کام بھی کر دیکھ

ہر شے پہ جو اُس جانِ تماشا کا ہے دھوکا — یہ ذوقِ نظر ہے کہ مرا سحرِ نظر دیکھ

منظر جسے کہتے ہیں ترا رنگِ نظر ہے — اس رُخ سے کبھی آئینۂ شام و سحر دیکھ

پردے تری آنکھوں سے نہ اُٹھ جائیں تو کہنا — تنہائی میں ایک روز کبھی رقصِ شرر دیکھ

پروانہ ہے اک آن میں خاکسترِ محفل — اے چشمِ ہنر باز یہ انجامِ ہنر دیکھ

قربت کی جلالت سے فضا کانپ رہی ہے — پہلے انہیں پھر جنبشِ ہر پردۂ در دیکھ

آوارہ ہیں کیوں تیرے لئے شام و سحر تک! — تکتے ہیں تجھے دور سے کیوں شمس و قمر دیکھ

مستوں کو تو آئینہ ہے ہر قطرۂ صہبا
ساغر کے تموّج میں رمِ شام و سحر دیکھ